بسم اللہ الرحمن الرحیم - اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ

ماہوار رسالہ

مرقع قادیانی

جلد ۳ نمبر ۶

امرتسر - بابت ستمبر ۱۹۳۱ء

تصحیح مرقع ۵ میں صفحہ پر اخبار "الفضل" کا حوالہ (۱۰ - جنوری ۱۹۳۱ء) لکھا گیا ہے - صحیح ۱۰ - جنوری ۱۹۳۰ء صفحہ ۱۱ کالم ۲ ہے - ناظرین اس غلطی کو قلم سے ضرور صحیح کر لیں تاکہ وقت پر تکلیف نہ ہو۔

قاتل پھانسی کی موت سے بچایا گیا

مرزائی سفاک جس نے دو بے گناہوں پر حملہ کر کے ایک کو شہید اور دوسرے کو سخت زخمی کیا - جس کی گرفتاری پر قادیان کے مقدسین نے اُس مال سے جو بزعم خود دین اسلام کی خدمت کے لئے جمع کرتے ہیں - قاتل مذکور کی بریت کرانے میں پریوی کونسل لندن تک ہزارہا روپیہ خرچ کیا جس کے انجام پر ارشاد الٰہی صادق ہوا۔

فَسَيُنْفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ

یعنی سفاک قاتل کی سزائے پھانسی بحال رہی اور وہ پھانسی دیا گیا۔

خیر یہ تو ہوا جو ہوا۔ مگر قادیان کی مشین نے ایک بڑی بھاری غرض کو مدنظر رکھکر اس سفاک کی بڑی عزت اور اس کی پھانسی کو بڑی اہمیت دیکر اس کی ولایت و کرامات کو مشہور کرنا شروع کیا۔ ایک طرف ظالم قاتل کی تصویر شائع کی۔ دوسری طرف اُس کے الہام اور کشف بنائے جو بظاہر جھوٹے ہیں۔ مگر قادیانی مقدسین کے نزدیک جھوٹ کو سچ کر دکھانا کوئی مشکل کام نہیں۔ کیونکہ اُن کا گویا مقولہ ہے ؎

جھوٹ کو سچ کر دکھانا کوئی ہم سے سیکھ جائے

قبل اس سے کہ ظالم مذکور کے مصنوعی الہام اور قادیانی تاویل ہم ناظرین کو بتائیں، پہلے ان کے استاذ ازل کا طریق تاویل بتاتے ہیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ یہ لوگ کس اصول پر کاربند ہیں۔

ڈپٹی آتھم عیسائی کے حق میں مرزا صاحب قادیانی نے جون ۱۸۹۳ء میں پیشگوئی کی تھی کہ پندرہ مہینوں میں بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جائیگا۔ (کتاب جنگ مقدس) جس کی میعاد ۶ ستمبر ۱۸۹۵ء کو پوری ہوگئی اور آتھم نہ مرا۔ بلکہ وہ فیروز پور سے امرتسر میں زندہ لایا گیا۔ اُس وقت عیسائیوں نے اس کا جلوس نکالا۔ جس میں مختلف قسم کی نظمیں پڑھتے تھے۔ ایک دو شعر بطور نمونہ درج ذیل ہیں ؎

ایسی مرزا کی گت بنائینگے — سارے الہام بھول جائینگے
خاتمہ ہووے گا نبوت کا — پھر فرشتے کبھی نہ آئینگے

باوجود اس صریح غلطی کے مرزا صاحب نے کمال کیا کہ اپنی پیشگوئی کو بچا لیا۔ جس کی ہم کیا سب لوگ داد دینگے۔ فرمایا آتھم ہماری پیشگوئی سے ایسا ڈرا کہ امرتسر سے فیروز پور[۱] بھاگ گیا۔ وہاں بھی اس کو موت کا نظارہ سامنے

[۱] واضح رہے کہ آتھم کی نرینہ اولاد نہ تھی۔ لڑکی تھی جس کا خاوند فیروز پور رہتا تھا۔ وہ اس کو اپنے پاس لے گئی تھی ۱۲ منہ

دکھائی دیا۔

"یہی وہ ہادیہ ہے جو پیشگوئی میں مذکور ہے۔ جو آتھم نے پا لیا۔" (مفصل دیکھو الہامات مرزا صفحہ ۵)

اسی اُستاد کے شاگردوں نے محمد علی قاتل کے الہام بنائے۔ بنا کر ان کو سنایا۔ جس کے لئے آج یہ مضمون لکھنا تجویز ہوا ہے۔ قادیانی مضمون ایسا دلچسپ ہے کہ ہم اُس کو پڑھکر دیر تک محظوظ رہے۔ اس لئے ہم اپنے ناظرین کو بھی اپنے ساتھ محظوظ کرتے ہیں۔ مولوی شیر علی نائب خلیفہ قادیان لکھتے ہیں۔

"ان (محمد علی قاتل) کو اپنے رویا اور کشوف کے ماتحت یقین تھا کہ پھانسی کی موت سے بچایا جاؤنگا۔ ان کی موت جس طرح ہوئی اس کی بظاہر شکل اگرچہ پھانسی کی ہے۔ لیکن جب ہم قرائن کو دیکھتے اور علامات پر غور کرتے ہیں تو ماننا پڑتا ہے کہ ان کی یہ بات بھی پوری ہوئی۔ جب قادیان میں ان کی لاش لائی گئی تو قاضی صاحب گو زبان سے کچھ نہیں کہہ سکتے تھے لیکن ان کا چہرہ زبان حال سے بتا رہا تھا کہ انہیں پھانسی سے بچا لیا گیا ہے۔ ہمیں جو علم دیا گیا تھا وہ یہی تھا کہ قاضی صاحب کو پھانسی دی گئی ہے۔ اس لئے یہ بات کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھی کہ وہ پھانسی کی موت کے سوا کسی اور موت سے فوت ہوئے ہیں۔ لیکن ان کے چہرے اور عام حالت میں ایک ایسی بات تھی جس نے مجبوراً دیکھنے والوں کے خیالات میں ایک غیر مترقبہ تبدیلی پیدا کر دی۔

ڈاکٹروں نے کتابیں دیکھکر بتایا کہ ایسی موت کی کوئی علامت بھی ان میں نظر نہیں آتی۔ خدا تعالے نے ایسے اسباب پیدا کر دئے کہ ظاہری پھانسی کے معاً بعد لاش ہمارے آدمیوں کے حوالے کر دی گئی۔ اور لاش دینے والوں نے بھی بتایا کہ کوئی علامت ظاہر نہ ہوئی۔ پھر

سلا قیمت ۱۲ ار

اور آدمی جب حال دریافت کرنے کے لئے گئے تو جو حالات معلوم ہوئے وہ بھی یہی ظاہر کرتے ہیں۔ ایک زندہ آدمی کو جب پھانسی دیجاتی ہے تو ایک بڑی علامت یہ ہوتی ہے کہ پھانسی کے بعد انسان کا جسم تڑپتا ہے۔ مگر انہوں نے ذرہ حرکت نہ کی۔ اس کے مقابلہ میں داروغہ جیل نے ایک بات بیان کی۔ اور وہ یہ کہ پھانسی کے تختہ پر جب ان کو کھڑا کیا گیا تو کسی قدر کانپے۔ ممکن ہے وہی جانکنی کا وقت ہو۔ کیونکہ ان کی حالت ایسی تھی گویا کہ مردہ کو لٹکایا گیا جسطرح مردہ کو اگر پھانسی دیجائے تو اس میں کوئی حرکت نہیں پیدا ہوتی۔ اسی طرح ان کے جسم میں کوئی حرکت پیدا نہ ہوئی۔

غرض بہت سے ایسے قرائن ہیں جن سے یقین ہوتا ہے کہ ان کی موت پھانسی سے نہیں ہوئی۔ ممکن ہے غیر لوگ یہ نہ مانیں مگر ہمارے لئے کافی قرائن ہیں۔" (اخبار الفضل قادیان ۶ جون ۱۹۳۱ء ص۶)

ناظرین غور کریں کہ مداری لوگ آگ سے پھول نکال دیتے ہیں ان قادیانی مقدسین سے اپنے فن میں زیادہ ماہر ہوتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ کس مزے سے پھانسی پر مرنے والے کو پھانسی کی موت سے بچاتے ہیں۔ جل جلالہ۔ پھر لطف یہ ہے کہ فقرہ

"ممکن ہے غیر لوگ نہ مانیں"

میں ہم غیروں کو منکر بتاتے ہیں۔ حالانکہ ہم ان سے پہلے اس بات کے قائل ہیں یا ہوسکتے ہیں۔ جس کی وجہ ہم یہ بتاتے ہیں کہ محمد علی سفاک اتنا بزدل تھا کہ جب وہ پھانسی پر لیجایا گیا تو بحکم ؎ "قیامت دیدہ ام پیش از قیامت" پھانسی سے ڈرتے ہوئے پہلے ہی خون خشک ہونے سے مرگیا۔ وہ خبیب صحابی کی طرح نور نبوت سے منور ہوتا تو ایسا بزدل نہ ہوتا۔ بلکہ بڑی خوشی سے سولی پر چڑھتا اور مندرجہ ذیل شعر پڑھتا ہوا جاں بحق سپار ہوتا جو حضرت

خبیب نے کفار مکہ کے ہاتھ سے قتل ہوتے ہوئے پڑھے تھے۔

* لست ابالی حین اقتل مسلما — علی ای شق کان فی اللہ مصرعی

وذلک فی ذات الالٰہ وان یشأ — یبارک علی اوصال شلو ممزع

یہ تو ایک روحانی بزرگوں کی مثال ہے محمد علی جن کی گرد کو بھی نہیں پہنچا ہوگا۔

افسوس تو یہ ہے کہ وہ آجکل کے پولٹیکل شیدائیوں کی طرح بھی نہ ہوا جو پھانسی پر چڑھکر بھی **"انقلاب زندہ باد"** کے نعرے پر جان دیتے ہوئے کہہ جاتی ہیں

اے مرغ سحر عشق ز پروانہ بیاموز
کاں سوختہ را جاں شد و آواز نیامد

سید محمد شریف صاحب امیر جماعت (گھڑیالہ) اور میاں محمود صاحب قادیانی میں

محاکمہ

عبد الرؤف جانباز
5/11/86

"مباہلہ ضرور ہو"

(نقل مطبوعہ اشتہار)

ناظرین کرام! آپ لوگوں کو معلوم ہوگا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے جب مسیحیت اور مہدویت کا دعوے کیا تو اس کے ثبوت میں انہوں نے اپنی روحانیت کو یوں پیش کیا کہ میری دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ چنانچہ اسی زعم میں انہوں نے مولوی عبدالحق غزنوی ساکن امرتسر سے ۱۵۔جون ۱۸۹۳ء مطابق ۱۰۔ذیقعدہ ۱۳۱۰ھ کو عیدگاہ امرتسر میں مباہلہ کیا تھا۔ اس مباہلہ کے بعد مرزا صاحب پہلے فوت ہوئے اور غزنوی صاحب کا

* (ترجمہ) میں جبکہ اللہ کی راہ میں قتل ہوتا ہوں تو مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ میں کس پہلو پر گرتا ہوں۔ یہ تکلیف اللہ کی راہ میں ہے اگر وہ چاہیگا تو کٹے ہوئے جوڑوں میں برکت کردیگا ۱۲